سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہوا

مصنف
میر عبدالواحد بلگرامی

مترجم
مفتی محمد خلیل خان برکاتی

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ)

سبع سنابل

جسے بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا میں شرفِ قبول حاصل ہوا

مصنّف

میر عبدالواحد بلگرامی

مترجم

مفتی محمد خلیل خاں برکاتی

مقدّمہ

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری

ناشر

حامد اینڈ کمپنی - مدینہ منزل، ۳۸ - اُردو بازار - لاہور

کتاب	:	سبع سنابل
مصنف	:	میر عبدالواحد بلگرامی
مترجم	:	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی
مصحح	:	محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری
مطبع	:	رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
خوشنویس	:	غلام رسول
الطبع اوّل	:	۱۹۸۲ء
الطبع الثانی	:	۱۹۹۹ء
ناشر	:	فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
ہدیہ	:	165/=

ان کی سیادت کی صحت کی علامت یہ ہے کہ ان کے بال کو لوگ جلتی ہوئی آگ میں رکھتے ہیں اور وہ نہیں جلتے۔ مخدوم نے جواب دیا ہندوستان میں بھی ایسے ہی سید موجود ہیں۔ مغلوں کو بہت تعجب ہوا اور دل میں کہنے لگے کہ مخدوم شیخ نے شیخی سے یہ بات کہی ہے۔ پھر کہنے لگے کہ ان میں سے ایک کو بلایئے۔ آپ نے مؤلف کے چچا کو جن کا نام طاہر تھا اور جنہیں لوگ سید طاہ کہتے تھے بلایا چونکہ آپ کا جسم مبارک طاہر تھا لہٰذا آپ کا ایک مبارک بال لے کر دیر تک آگ میں رکھا ذرہ برابر بھی اسے آگ نہ لگی اور جب آگ سے نکالا اسی طرح ٹھنڈا تھا اسے گرمی نہ پہنچی تھی۔ تمام مغل پشیماں اور شرمندہ ہوئے کبھی حضرت مخدوم کا مبارک پاؤں پکڑتے اور کبھی میرے چچا کے قدموں پر گرتے اور بہت عذر و معذرت کرتے لیکن ایسے سید آج دنیا میں سرخ گندھک کی طرح نایاب ہیں اور ایسے بیش قیمت لعل دنیا کی کان میں کہاں نظر آتے ہیں۔ بہرحال شرع محمدی ایسوں پر بھی بالخیر خاتمہ کا قطعی حکم نہیں لگاتی نہ کہ وہ سادات جن کے بالوں اور بدن کے حصّوں کو یہ آگ جلادیتی ہے۔

میرے بھائی اگرچہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و شرف کے کمالات اہل معرفت کے دلوں میں نہیں سما سکتے اور ان کے سچے دوستوں کے نہاں خانوں میں منزل نہیں بنا سکتے۔ اس کے باوجود ان کے اِن نسب والوں میں اپنا کامل اثر نہیں دکھا سکتے خواہ وہ آباؤ اجداد ہوں یا اولاد در اولاد۔ چنانچہ ابوطالب میں اس نسب نے کوئی اثر نہیں کیا حالانکہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں بلیغ کوشش فرماتے رہے لیکن چونکہ خدائے قدوس جل و علا نے اُن کے دل پر روزِ ازل ہی سے مہر لگادی تھی لہٰذا جواب دیا۔ اَلنَّارُ وَلَا الْعَارُ "میں عار پر نار کو ترجیح دیتا ہوں" جیسا کہ مشہور ہے۔ منقول ہے کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچائی کہ مَاتَ عَمُّکَ الضَّالُّ۔ حضور کے گمراہ چچا کا انتقال ہوگیا۔ بیت۔ کبھی ایسے گوہر پیدا کرنے والے گھرانہ میں ابوطالب جیسے کو، (خالقِ بے نیاز) پتھر پھینکنے والا بنا دیتا ہے۔ ضیائی بخشی نے مسلک السلوک

میں لکھا کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے جنازے کے پیچھے پیچھے تشریف لے جارہے تھے اور بار بار اس کی جانب نظر فرماتے اور اپنا دست مبارک اپنی چادر پر مارتے۔ صحابہ نے ان کے دفن کے بعد آپ سے سوال کیا کہ حضور کا جنازہ کی طرف اور چادر مبارک پر ہاتھ مارنے میں کیا راز تھا ؟۔ ارشاد فرمایا عذاب کے فرشتے پہنچ چکے تھے اور چاہتے تھے کہ انہیں جنازہ پر سے اٹھا لے جائیں۔ میں انہیں ہر بار اپنی چادر مبارک کی قسم دیتا کہ تھوڑی دیر ٹھہرو۔ **قطعہ**

بخشی قابل نکوئے شو — خوان ادبار، فائدہ نہ دہد

گر تو نیکو نہٗ، ترا ہرگز — نسبت نیک فائدہ نہ دہد

اے بخشی نیکی کے قابل بن جاؤ کہ بدبختی کا دسترخوان کوئی کھانا نہیں دیتا۔ اگر تو خود نیک نہیں ہے تو تجھے نیک نسبت بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

ایسا ہی حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا واقعہ منقول ومروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرا باپ کہاں ہے ارشاد فرمایا " دوزخ میں " اس جواب سے حضور نے اس کے چہرہ پر کچھ خشونت محسوس کی تو ارشاد فرمایا کہ میرے والد تیرا باپ، اور حضرت ابراہیم کا چچا ایک جگہ ہیں "۔ مخدوم شیخ سعد نے مجمع السلوک میں تحریر فرمایا کہ میں نے یہ کلام ام المعانی میں دیکھا کسی اور کتاب میں میری نظر سے نہ گذرا کہ " نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔ علی تم نے سنا کہ کل خدائے تعالےٰ نے مجھے کیسی بزرگی عطا فرمائی۔ عرض کیا کہ نہیں یارسول اللہ۔ فرمایا کل میں نے (کرم خداوندی کا) دامن تھاما اور اپنے والدین اور ابوطالب کی بخشش چاہی فرمان جاری ہوا کہ ہمارے یہاں کا فیصلہ تو اٹل ہے کہ جو میری وحدانیت پر اور تمہاری رسالت پر ایمان نہ لائے اور بتوں کو جھوٹا نہ مانے اُسے جنت عطا نہ فرماؤں گا اور نہ اسے دوزخ سے چھٹکارا دوں،، مگر آپ فلاں شعبہ یعنی ٹیلہ پر تشریف لے جائیں اور اپنے والدین اور ابوطالب کو آواز دیں وہ زندہ ہو کر آپ کے روبرو حاضر آئیں گے آپ انہیں ایمان کی طرف بلائیں وہ آپ پر ایمان لائیں گے تو میں عذاب سے انہیں چھٹکارا دونگا۔

اللہ لِنورِہٖ مَنْ یشاء (اللہ راہ دیتا ہے اپنے نور سے جسے چاہے) کی تجلیاں اس پر پڑیں اور وہ بجھا ہوا چراغ، روشنی سے دمکنے لگے اور تمہارے ہاتھ نورٌ علیٰ نورٍ کی دولت آئے۔ بیت

پسر نور و پدر نور لیست مشہور چہ گویم چوں بود نور علی نور

"بیٹا نور ہو اور باپ بھی نور مشہور تو میں کیا بیان کروں جب کہ نور بالائے نور ہے"

وہ خدائے قدوس جو کافر کی صلب سے پیغمبر اور پیغمبر کی پشت سے کافر کو پیدا فرماتا ہے۔ اگر اُس کی بخشش کافرزادوں کو بہشت میں پہنچا دے تو تو کس سے فیصلہ کرانے بیٹھے گا اور اگر اس کا جلال اور غضب پیغمبر کی اولاد کو دوزخ کی جانب لے جائے تو تو کس سے جھگڑے گا۔ ٹھیک بات کو غلط بات سے مت بدلو اور اُس فعال لِما یُرید یعنی قادرِ مطلق کی حکومت اور حکمت سے لڑائی مول مت لو۔ نظم

زنار نور شود، گاہ نار از نور ست خلیل از آزر و کنعاں ز نوح مفطور است

زحلِ خل چہ کم آید ازاں کہ فرع می است بشانِ مَی چہ فزاید کہ اصلش انگور است

کبھی روشنی سے آگ پیدا ہوتی ہے کبھی آگ سے روشنی۔ ابراہیم خلیل اللہ، آزر بت پرست سے پیدا ہوئے اور کنعان نوح علیہ السلام سے۔ سرکہ حلال ہونے سے اس میں اس سے کیا کمی ہوئی کہ وہ شراب سے بنا۔ اور شراب کی شان اس سے کیا بڑھ جاتی ہے کہ اس کی اصل انگور ہے۔

یہیں سے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اہلبیت کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اصل اہلبیت دوسری قسم داخل اہلبیت اور تیسری قسم لاحق اہلبیت۔ اصل اہلبیت تیرہ نفر ہیں۔ نو ازواج مطہرات اور چار صاحبزادیاں۔ اور داخل اہلبیت تین نفر ہیں، علی مرتضےٰ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اور لاحق اہلبیت وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے ناپاکیوں اور گناہوں سے کلیتہً پاک کر دیا ہے اور ان کو کمال تقوٰے اور پاکیزگی عنایت فرمائی ہے۔ خواہ وہ سادات ہوں یا سادات کے علاوہ۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

گلا پھاڑتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کی معرفت ہی سے بے بہرہ ہے۔
اے برادر تیری خیرت خاتمہ کو کسی نے نہ غصب کیا ہے نہ اس پر زبردستی کسی کا قبضہ ہے۔ لوگوں کے سامنے کیا دعوے کرتا ہے اور ان سے کیا لڑتا ہے۔ تیرا دعویٰ اور تیری لڑائی شریعت کے اصول سے ہے اس لیے کہ قرآن شریف اور حدیث کریم اور صحابہ کے اجماع نے ہر صاحب ایمان کے بالخیر خاتمہ کا حکم مبہم بیان فرمادیا ہے خواہ سادات ہوں یا غیر سادات۔ اور تو کہ یقین کے ساتھ خاتمہ بالخیر ہونے کا حکم کرتا ہے تو شرع شریف ہی سے لڑائی مول لیتا ہے اور جو چیز کہ شریعت میں ثابت نہیں ہے اُسے کوئی مسلمان ہرگز قبول نہ کرے گا۔ اگر تیری عبرت کی آنکھ کھلی ہے تو پہلے انبیاء علیہم السلام ہی کے حالات پر نظر ڈال لے کہ نوح علیہ السلام نے سینکڑوں برس تک اپنے بیٹے کے لیے کوشش کی اور اہتمام کلی کیا کہ کسی طرح وہ مسلمان ہو جائے مگر کچھ فائدہ نہ ہُوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا کے لیے (جسے وہ باپ کہتے تھے) بہتیری کوششیں کیں کہ وہ بت پرستی سے باز رہے اور مسلمان ہو جائے مگر کچھ نہ ہُوا۔ موسیٰ علیہ السلام کو کہ آپ پیغمبروں کے سردار ہیں خاص کر فرعون کی جانب بھیجا گیا اور ان کی دعوت کی تائید اور قوت پہنچانے کے لیے نو معجزے بھی عطا فرمائے مگر فرعون پر کچھ اثر نہ ہُوا اور فرعون ملعون پانچ سو سال تک خدائی کا دعویٰ کرتا رہا۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کے لیے کتنی کوشش فرمائی مگر مفید اور سُود مند نہ ہوئی تو ایسی جگہ جہاں انبیاء کرام علیہم السلام کی کوششیں اور ان کا اہتمام بار آور نہ ہُوا اس جگہ فرزندی کی نسبت کیا کام آسکتی ہے۔ **بیت**

اگر خدائے نہ باشد ز بندہ خوشنود　　شفاعت ہمہ پیغمبراں ندارد سُود

اگر اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے راضی نہ ہو تو تمام پیغمبروں کی کوشش بھی مفید نہیں ہوتی۔
اے برادر اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں میں سے ایک بھی زندہ رہتے اور ان کے بیٹے اور پوتے پیدا ہوتے تو وہ رسول کے حقیقی فرزند ہوتے تو ان حقیقی فرزندوں کے ہوتے ہم سادات کے گروہ کہ اُن کی صاحبزادی کی اولاد ہیں

سید سادات بلگرام

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی

قدس سرہٗ العزیز

سبع سنابل (فارسی)

مکتبہ قادریہ ○ لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۂ آغاز
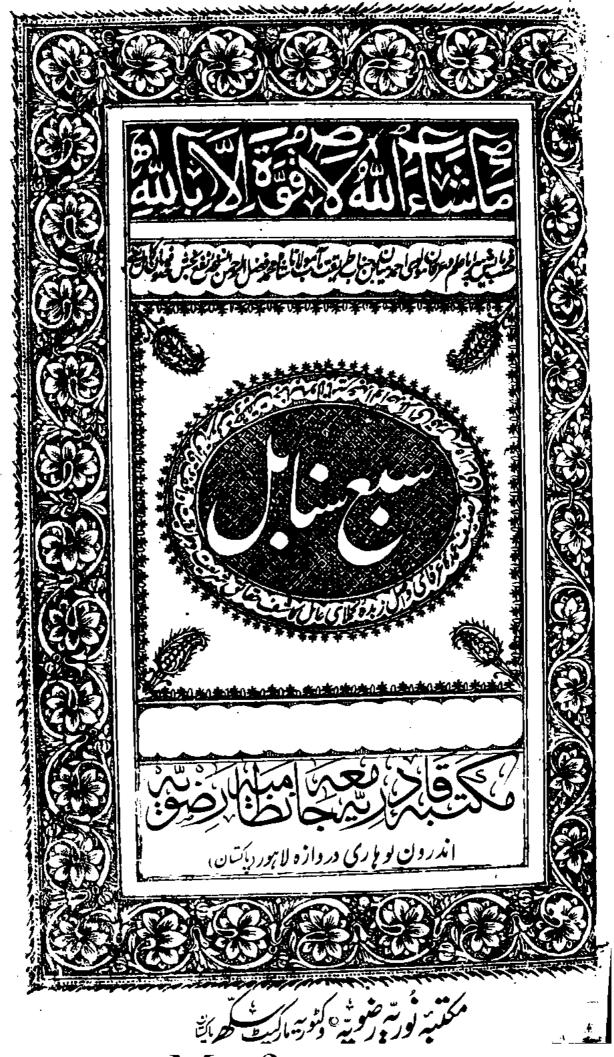
سبع سنابل عمدۃ ترین کتابے است در عقائد و تصوف، مشتمل است بر ہفت سُنبلہ و ہر سُنبلہ بمنزلۂ باب است۔ مصنّف او ممدوحِ اکابر و نادرِ روزگار حضرت مولانا سید میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہٗ السامی است۔ نبذے از احوال و آثار او در آخرِ کتاب بحوالۂ مآثر الکرام کہ از تصانیف میر سید غلام علی آزاد بلگرامی است ملحق کردہ شد۔ در اینجا چند ارشادات نقل می نمایم۔

"امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ می فرماید۔ سیّد ساداتِ بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبرِ شریعت بحرِ طریقت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف سیدنا و مولانا میر عبد الواحد حسینی سید بلگرامی قدس سرّہٗ السامی کتاب مستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمود۔"

عظیم ترین امتیاز کہ سبع سنابل را حاصل شُد این است کہ در بارگاہِ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول و منظور شُد۔ محبوب العاشقین حضرت شاہ حمزہ حسینی مارہروی قدّس سرہٗ کہ از سلسلۂ مشائخ امام احمد رضا است در کاشف الاستار می فرماید۔

باید دانست کہ در خاندانِ ما حضرت سُند المحققین سیّد عبد الواحد بلگرامی بسیار صاحب کمال برخاستہ اند۔ قطب فلک ہدایت و مرکز دائرہ ولایت بود۔ در علوم صوری و معنوی فائق و از مشارب اہل تحقیق ذائق، صاحبِ تصنیف و تالیف است و نسب این فقیر بہ چہار واسطہ بذاتِ مبارکش می پیوندد۔

بعد از چند اجزا فرماید

اشہر تصانیف او کتاب سبع سنابل است در سلوک و عقائد، حاجی الحرمین سیّد غلام علی آزاد سلمہٗ در مآثر الکرام می نویسد۔ وقتے در شہر رمضان المبارک سنۃ خمس و ثلثین و الف مؤلف اوراق در دار الخلافہ شاہجہان آباد خدمت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرّہٗ را زیارت کرد و ذکر میر عبد الواحد قدس سرہٗ در میان آمد شیخ مناقب و مآثر میر تا دیر بیان کرد فرمود شبے در مدینہ منوّرہ پہلو بر بستر خواب گذاشتم در واقعہ می بینم کہ من و سید صبغۃ اللہ بروجی معاً در مجلس اقدس رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم باریاب شدیم۔ جمعے از صحابہ کرام و اولیائے اُمّت حاضر اند۔ در اینجا شخصے است کہ حضرت با او لب بہ تبسّم شیریں کردہ حرفہا می زنند و التفات تمام دارند۔ چون مجلس آخر شد از سیّد صبغۃ اللہ استفسار کردم کہ این شخص کیست کہ حضرت با و التفات باین مرتبہ دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی و باعث مزید احترام او این است کہ "سبع سنابل" تصنیف او در جناب رسالت پناہ مقبول افتادہ۔

سبع سنابل از مدت دیدہ نایاب و ناپدید بود ارباب علم با وجود جدّ و جہد از حصول آن قاصر بودند، آقای محمد عالم مختار حق رکن پاکستان سُنی رائٹرز گلڈ از راہِ کرم نُسخہ قدیمہ مطبوعہ مطبع نظامی فراہم کرد۔ عکس آن نُسخہ چاپ کردہ بہ خدمت اہل علم پیش کردیم۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک! از صمیم قلب متشکر و ممنون و دعاگو ہستم۔ مولا کریم این سعی حقیر را قبول فرماید۔

۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

محمد عبد الحکیم شرف قادری

درجات ایشان است بلکه ثمرهٔ علو مرتبه و سمو مقامات ایشانست ای برادر اهل بیت رسول علیه الصلوٰة
والسلام هرچند از رجس و خلائط پاکیزه تر بودند اما بران فخر و مباهات نمی نمودند و عشرهٔ مبشره هرچند
بالقطع خیریت خاتمه داشتند ولیکن دعوی بر خیریت خاتمه خود نمیکردند بلکه همواره از خوف سبب
استغنای حق سبحانه ترسان و لرزان بودند و علامت خیریت خاتمه همین است و ترا دعوی
بر خیریت خاتمه خود و فخر و مباهات بر پاکیزگی و طهارت خویش از کجاست که بر ایشان افزوده
امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه فرموده است که اگر فردای قیامت منادی ندا شود که جمله امت
مصطفی را بهشت خواهیم فرستاد و یک کس را بدوزخ خوف من بحدیست که دانم آن کس من خواهم بود
امیر المؤمنین عمر از حذیفه پرسیدی که هَلْ ذَكَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ مَعَ الْمُنَافِقِيْنَ و گاه گاه کعب
احبار را گفتی که خَوِّفْنِي بِالنَّارِ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ و همچنین تمام عشرهٔ مبشره و همچنین جمله اصحاب
و اهل بیت هرچند خداوند تعالی را بصدق و اخلاص می پرستیدند و در افراط طهارت باقصی الغایت
رسیده بودند خوف و هیبت ایشان را زیاده تر می شد و از تهدید يَوْمَ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِيْنَ عَنْ
صِدْقِهِمْ همواره می ترسیدند و از سهم وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰى خَطَرٍ عَظِيْمٍ همیشه می لرزیدند و
تو که بر خیریت خاتمه خود دعوی میکنی و پیش مردم عوام می لافی از معرفت استغنای حق تعالی
بی نصیب افتاده ای برادر خیریت خاتمه ترا هیچکس غصب نکرده است و بتغلب نگرفته است با مردم
چه دعوی می کنی و با کسان چه خصومت داری و دعوی و خصومت تو با اصول شرع است زیرا که
کتاب و سنت و اجماع صحابه عاقبت و خاتمت هر مومنی را مبهم حکم کرده است خواه سادات باشد
خواه غیر سادات و تو که بالقطع بخیریت خاتمت خود حکم میکنی پس دعوی و خصومت با شرع شریف
میکنی و هرچه در شرع ثابت نیست هیچ مومنی قبول نخواهد کرد و اگر چشم عبرت بین داری نخست
بر احوال انبیا علیهم السلام نظر کن که نوح علیه السلام چند صد سال در حق فرزند خود کوششها فرمود
و اهتمام کلی می نمود تا مسلمان شود سودی نکرد و ابراهیم خلیل علیه السلام بر اسلام پدر خود بسیار
کوششها نمود تا از بت پرستی باز آید و مسلمان گردد فائده ننمود و موسی علیه السلام را که ساده

ز سہ گشاید و دولت نور علی نور در حق شما مسلم آید **بیت** پسر نور و پدر نور یست مشہور ÷ چه گویم چون نبود

بود نور علی نور ÷ خداوندی که از پشت کافری پیغامبری پیدا آرد و از پشت پیغامبری کافری

هویدا کند اگر لطف او کافرزادگان را به بہشت برساند حکومت پیش که خواہی برد و اگر قہر او پیغامبر

زادگان را سوی دوزخ برد خصومت با که خواہی کرد راستی را بما راستی بدل کن و با حکمت و حکومت

فعّالٌ لما یرید مجادل مکن **نظم** ز نار نور شود گاه نار از نور ست ÷ خلیل از آزر و کنعان ز نوح مفطور

ز حق خل چه کم آید از آنکه فرع می ست ÷ بشان می چه فزاید که اصلش انگور ست ÷ ازینجا باید دانست

که مردم اہل بیت سه قسم اند قسمی اصل اہل بیت اند و قسمی داخل در اہل بیت و قسمی لاحق با اہل بیت اما

اصل اہل بیت سیزده تن اند نه ازواج و چہار دختر و داخل در ایشان سه تن اند مرتضی علی و

حسن و حسین رضی الله تعالی عنہم اجمعین و لاحق با اہل بیت کسانی اند که خداوند تعالی ایشان را

از رجس و معاصی بکلی پاک گردانیده است و کمالیت تقوی و طہارت بخشیده خواه سادات باشند

خواه غیر سادات چنانکه سلمان پارسی رضی الله عنه اگرچه سید نبود و لیکن بسبب کمال طہارت

او از رجس لاحق با اہل بیت شد قال علیه الصلوة والسلام سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ خواجه

محمد پارسا قدس الله روحه در فصل الخطاب نبشت وَاخْتَلَفَ الْاَقْوَالُ فِیْ اَهْلِ الْبَیْتِ

وَالْاَوْلٰی اَنْ یُقَالَ هُمْ اَوْلَادُهٗ وَاَزْوَاجُهٗ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ مِنْهُمْ وَعَلِیٌّ رَضِیَ

اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِنْهُمْ ازینجا معلوم شد که امیر المومنین حسن و حسین و مرتضی را داخل در اصل

اہل بیت کرده اند و اگر از اصل اہل بیت بودندی وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلِیٌّ مِنْهُمْ برای چه

گفتی پس معلوم شد که مراد از اولاد رسول چہار دختر رسول ست فقط و مراد از ازواج نه جفت او

صلی الله علیه وسلم پس مردم اہل بیت جمله شانزده تن باشند نه جفت و چہار دختر و امیر المومنین

علی و حسن و حسین ایضاً فِیْ فَصْلِ الْخِطَابِ وَلَا یُضَافُ اِلَیْهِمْ اِلَّا مُطَهَّرٌ وَلَا بُدَّ اَنْ

الْمُضَافُ اِلَیْهِمْ هُوَ الَّذِیْ یَتْبَعُهُمْ فَمَا یُضِیْفُوْنَ اِلٰی اَنْفُسِهِمْ اِلَّا مَنْ لَهٗ حُکْمُ

الطَّهَارَةِ وَالتَّقْدِیْسِ وَفِیْهِ اَیْضًا رُوِیَ اَنَّهٗ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُکَ